اس کا شمار ہوگا'' (ص ۱۷)۔ ان سطور میں خود احتسابی کا معیاری اور آسان پیمانہ ہر کلمہ گو کو فراہم کر دیا گیا ہے۔

آشوبِ عصر کو وہ ان لفظوں میں بیان کرتے ہیں: ''شرافت، دین داری اور تقویٰ کے لبادوں میں نفسانیت کے دیووں اور پریوں کو رقصاں دیکھا۔ مجھے اب اندازہ ہوا کہ ہمارا قحطِ انسانیت کتنی وسعتیں اختیار کر گیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ملک (اور پوری دنیا) کے دردناک اور خطرناک حالات ہیں۔ معلوم نہیں، کب کیا ہو جائے'' (ص ۷۹)۔ پھر اپنے بارے میں لکھتے ہیں: ''میں خود 'ٹاٹ سکول' کا تعلیم یافتہ ہوں'' (ص ۱۵۱)۔ ایک خط میں اپنے مخاطب سے کہتے ہیں: ''صرف مشورہ دوں گا، استادی کا شوق ہے نہ صلاحیت، خود بہت غلطیاں کرتا ہوں'' (ص ۲۲)۔ اپنے رفقا کی صلاحیت کا اعتراف کرنے میں ان کا یہ جملہ دیکھیے: ''رفیع الدین ہاشمی صاحب، اقبال اور اقبال سے متعلق شائع ہونے والے لٹریچر پر اتھارٹی ہیں''۔ (ص ۹۴)

ان خطوط میں ہمیں غم روزگار کا ماتم نہیں بلکہ آشوبِ شہر کا نوحہ پڑھنے کو ملتا ہے۔ جذبے کی آنچ کی میٹھی گرماہٹ اور مقصد سے بھرپور زندگی گزارنے والے فرد کی دلی کیفیات کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ درحقیقت یہ خطوط ایک طرح کی خود کلامی بھی ہیں اور دعوتِ فکر بھی۔ ہم سب جناب مقبول الٰہی کے شکریے کے مستحق ہیں کہ ان قیمتی خطوط کو محفوظ رکھا اور پیش فرمایا۔ (س-م-خ)

میری تحریکی یادداشتیں، چودھری محمد اسلم۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۴۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

اللہ کی راہ میں جدوجہد میں گزرنے والے تمام لمحے، سعادت کے لمحے ہیں، جن سے راہروانِ شوق جذبہ حاصل کرتے ہیں، جب کہ غیر وابستگان کے ذہنوں میں ان لوگوں کو دیکھ کر تجسّس اور حیرت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جماعت اسلامی کے قیام کے ساتھ ہی ایسے سعادت مند لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے معاشرے کے عقائد و افکار کے زنگ آلودہ قفل کھولے اور زندگی کو اسلام سے نسبت دینے کا پیغام عام کرنے کے لیے ذاتی آرام و آسایش کو تج دیا۔ ایسے ہی ایک فرد چودھری محمد اسلم ہیں، جنھوں نے کارزارِ حیات کی کچھ جھلکیوں کو زیرتبصرہ کتاب میں رقم کیا ہے۔